ضمیمہ نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۷ جلد ۱۵ | مطبوعہ ۷ جولائی بروز پنجشنبہ ۱۸۸۷ء | قیمت فی پرچہ ۱ پائی — سالانہ معہ محصول [illegible]

نور افشاں

دلیپ سنگھ

—— ان دنوں اس عنوان سے کوئی اخبار خالی نہ ہوگا ہر ایک ہر پرچہ میں اس بے نصیب پرنس کی بابت کچھ نہ کچھ تحریر کیا جاتا ہے۔ ہندوستان کے معدودے چند اخبار ہونگے جو اس فلک زدہ شہزادہ سے ہمدردی کرتے ہوں۔ ورنہ عموماً سخت مخالفت اور بہت بے دردی سے اس کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے۔ حق بھی یہی ہے جب وہ نمک کھا کر اپنے محسن سے سرکش و باغی ہوا۔ تو کون اُسکے ساتھ مہربانی کر سکتا ہے۔ ہاں وہی جو گورنمنٹ سے باغی ہو۔ یہہ تو سچ ہے کہ ہم گورنمنٹ کے مخالف سے (خواہ گورنمنٹ کی محبت یا ڈر سے) کسی طرح موافقت نہیں رکھ سکتے۔ ورنہ بقول حضرت سلیمان "وہ جو بادشاہ کو غصہ دلاتا ہے۔ اپنی جان سے دشمنی کرتا ہے،" ہم اپنی جان کے دشمن ہونگے۔ خیر یہہ تو ہوا۔ مگر اس دیوانہ مہاراجہ نے کیا کیا؟ اُس کی کارروائی سے صریحاً ظاہر ہے۔ کہ اُسکے دماغ میں خلل ہے۔ ورنہ کوئی ہوشمند تو ایسی کارروائی نہیں کر سکتا وہ تو ضرور مخبوط الحواس آرام سے بیٹھے بٹھائے کو جنون نے جوش مارا پنجاب کے تاج کی حرص اُٹھی۔ ایسے محال خیال کو اپنے دل میں جگہہ دی۔ دین دنیا دونوں سے جاتا رہا معلوم ہوا کہ آرام کی گرانی ہوئی۔ مذہب کی تبدیلی سے اُس کو خیال ہوا کہ ہندوستانی مجھ سے بہت الفت کرینگے۔ اور پنجابی سکھ بالخصوص لخت جگر کو اپنے قدیم خالصہ مذہب پر دیکھکر جان نثار ہو بیٹھے کیوں نہ ہونگے ابھی تک تو وہ لوگ زندہ موجود ہیں جنہوں نے سکھا شاہی دور دیکھے ہوئے ہیں ان بیہودہ خیالات نے اُس کو ایسا خبط کیا کہ نہ گھر کا رہا نہ گھاٹ کا۔ جیس تو اُس کے وہمی ہونے میں ذرا بھی شک نہیں روس میں چلا گیا ہے۔ روس اُس کو پنجاب لیدیگا۔ گورنمنٹ ذرا مہربانی سے دلیپ سنگھ کو دلیپ بنا دے۔ اور ایکٹ اصلاح کو منسوخ کر دے۔ گورنمنٹ خدا کرے کسی طرح ہمپر ایسی مہربان ہو کہ جیسی خود اپنی قوم پر مہربان ہے۔ اور وہی برتاؤ ہمارے ساتھ کرے اور ویسا ہی اعتبار ہمپر بھی کرے —— تو پھر روس چھوڑ روس کا کوئی بڑا بھی آوے دیسی اپنی موجودہ گورنمنٹ پر جان نثار کر دینے والے ہیں۔ یہہ وہی مہاراجہ کا دہیات خیال ہے کہ پنجاب کو لے لیوے۔ اُس کی تو اسوقت وہی مثل ہے۔ کہ

رانجھا میرا وہی نہیں۔ وہی بھولے جان۔ رانجھا وہی نہیں

ہوناں لدلیاں لونگ لاچیاں رانجھی لدلئی مہندی نیں

گھوٹ گھوٹ مہندی ہتھاں تے لاوندی ہٹی بن بن کھلی نیں

خطاب بطرف اہلِ زمان

ہر ایک بات کا جواب دینا ضروری نہیں ہوتا بعض باتوں کا جواب اِس اِلشیائے مقولہ کے مطابق ہوتا ہے۔ "جواب جاہلاں باشد خموشی"۔ ناظرین نور افشاں جانتے ہیں کہ ہمنے کسطرح لکلیر علی لکھنوی کی ہر ایک بات کا جواب متانت اور سنجیدگی سے دیا۔ مگر وہ کسیطرح راست پر نہیں آتے بلکہ اور بھی تہذیب اور شائستگی سے باہر ہوئے جاتے ہیں انہوں نے ایک اور جعلی نوحہ لودیانہ کے یتیم بچوں کیطرفسے کوہ نور میں شائع کروایا ہے اس بیہودہ گوئی کا جواب ہرگز دینا مناسب نہیں ہمارے خداوند کا فرمان ہے کہ "وہ چیز جو پاک ہے کتوں کو مت دو اور اپنے موتی سوروں کے آگے مت پھینکو"۔ اِس لئے اب اُس کی ایک بات کا بھی ہم جواب نہ دینگے کیونکہ اُن کو سوائے گالی دینے و فضول تحریر کے کچھ نہیں آتا۔ لہذا دبیر فلک کے ذیل کے چند اشعار لکھکر اس فضول مباحثہ کو ختم کرتے ہیں +

یہ عمر اپنی تو کر مفت رائگاں بھائی
خدا کی یاد میں کر دل کو شادماں بھائی

اگر خوشی ہے دو روزہ تو غم ہے کشش روزہ
نشاط و رنج جہاں میں ہیں توامان بھائی

تو ایسی عشرت و غم غیر مستقل کے لئے
بُرا بھرے ہے تو کیوں ہر زمان و آن بھائی

پھنسائے کھا ہے شیطان نے قید میں تجھکو
اسیرِ طوق گنہ ہے تو بے گماں بھائی

کوئی بیگانہ تیرا ہو وقتِ جانکندن
نہ دوست ہوگا شفیق اور نہ مہرباں بھائی

جب آئے موت ہوئی تیرے سامنے موجود
خیال کر کہ تو جاویگا تب کہاں بھائی

رفیق و دوست تجھے چھوڑ دینگے سب اُسوقت
تو چھوڑ جائیگا خود اہل و خانماں بھائی

خدائے عزوجل کے تو سامنے ہوگا
گناہ کا بوجھ لئے پاس ارمغاں بھائی

مسیح پہ گر تیرا ایمان ہے تو نہیں کچھ غم
کہ لینگے واسطے تیرے در جناں بھائی

وگرنہ پکڑ کے لیجائینگے تجھے فی الفور
جہنم ابدی کیطرف کشاں کشاں بھائی

وہ جھیل آتش و گندھک کی ہے تیار
کہ لازوال نکلتا ہے وہاں دخاں بھائی

ہے دانت پیسنا و ہانپ ہمیشہ اور رونا
نہ کام آویگی تب توبہ و فغاں بھائی

ابھی ہے وقت کہ ایمان مسیح پر لاؤ
سمجھ اُسکے لئے فائدہ زیاں بھائی

جو نام لیویگا اُسکا نہ ہوویگا وہ ہلاک
کہ لیگا زندگی عمر جاوداں بھائی

تو پاس جاویگا کسکے کہ دوسرا منجی
زمیں پہ کوئی نہیں زیر آسماں بھائی

نہیں ہے فائدہ گر تو ہے عالم و فاضل
مسیح کا رحم اگر تجھ سے ہے نہاں بھائی

خدا سے مانگ بعجز و منت و گریہ
کہ راہ راست کو تجھ پہ کرے عیاں بھائی

ہمارا کام بتانا ہے اور سنا دینا
نہ ضد و بحث سے کرنا ملا ستاں بھائی

بُرا کہے کوئی تمکو اُسے بھلا کہئے
یہی ہے حکم خداوند دو جہاں بھائی

زیادہ گوئی سے ہوتا نہیں ہے کچھ حاصل
زبان بیہدہ گو ہے گو یا ستاں بھائی

نہیں ضرور یہہ وعظ کہ دیں ہمیشہ جواب
سکوت چاہئے یہ جواب جاہلاں بھائی

صاحب مخزن مسیحی کسی شخص صاحب کے سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ "ہماری دانست میں ہندو اور محمدی معلموں سے مشن سکولوں میں بائبل کی تعلیم دلوانا کسی طرح سے بجا نہیں ہے۔ اگر مسیحی معلم دستیاب ہو سکیں تو ان کو مشن سکولوں میں معلم گری پر ہرگز نوکر رکھنا نہ چاہئے"۔

ہم اپنے ہمعصر کی اِس رائے سے بالکل متفق ہیں۔ اگرچہ ہمنے کئی بار بعض جگہوں میں ایسا دیکھا کہ مسلمان معلم انجیل پڑھا رہا ہے۔ اور ایسا کام اکثر دینی اُستادوں کے حکم اور اجازت سے ہوا ایسی تعلیم سے کیا فائدہ۔ یہہ ایسی ہی بات ہے +

نباید بہ نزدیک دانا پسند
شبان خفتہ و گرگ در گوسپند

عجب نہیں کہ ایسی تعلیم میں کوئی خاص بات ہو جسکو ہم سمجھ نسکتے ہوں۔ کیونکہ۔

بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بیخبر نبود زراہ و رسم منزلہا

یہی ہمعصر ایک جگہہ یہہ تحریر فرماتے ہیں کہ وہ اگر ہمارے لوگ ہر طرح کے آدمیوں کو کمیٹی کسٹ بنا دیں تو کوئی ذی عزت آدمی کمیٹی کسٹی کا کام کبھی اختیار نہ کریگا۔ فرماتے تو آپ سچ ہیں۔ مگر اتنے ذی عزت کہاں سے ملینگے۔ اور پھر وہ سستے نہیں ملینگے۔ اسوقت تو پانچ روپیہ ماہواری والے بھی کمیٹی کسٹ موجود ہیں۔ اور جیسے آدمی آجکل چاہتے ہیں۔ اُنکا پانچ میں کیسے گذارہ ہوسکیگا بڑی دقتیں پیش آوینگی۔ اگرچہ کام درستی سے چلیگا +

فیروزپور اور لکھنؤ سے دو مراسلے ہمارے پاس دو ہفتہ سے آئے ہوئے ہیں۔ بعض ضروری مضامین کے باعث درج نہیں ہو سکے۔ مہربان ہمکو معاف فرماویں۔ انشاء اللہ آئندہ ہفتہ ضرور درج کئے جاوینگے +

مراسلات

روئیداد جنرل کمیٹی (امرتسر)

۲۴ جون ۱۸۹۰ء کو امرتسر میں پنجاب کرسچن ایسوسی ایشن کا جلسہ ہوا جس میں لاہور سیالکوٹ۔ دینا نگر۔ گھوڑا واہ کے پادری صاحبان اور لاہور وغیرہ مقامات کے احباب شامل ہوئے۔ صبح کو پریئر میٹنگ کا جلسہ ہوا جس میں جناب پرکنس صاحب و پادری دینا ناتھ صاحب کے وعظ ایسے دلکش اور موثر تھے کہ کہہ سکتے ہیں کہ ہر ایک نے روحانی فائدہ حاصل کیا۔ اِن وعظوں اور دعاؤ سے جو مختلف مسیحیوں کے منشروں نے مانگی روح القدس کی حضوری پائی جاتی تھی۔ اس پریئر میٹنگ کے بعد یورپین صاحبان رخصت ہوگئے اور دیسی بھائیوں کی جماعت واسطے کارروائی ایسوسی ایشن کے بیٹھ گئی بحث و مباحثہ ہوتا رہا۔ بعض صاحبان (منتظمہ) اِس کمیٹی کے مقرر ہونے کے برخلاف تھے اور اُنہوں نے اس قسم کی تقریریں کیں۔ جو صاحبان اِس کمیٹی (بکثرت) کے مقرر ہونے پر اتفاق کرتے تھے اُنہوں نے اِس کی تائید میں تقریریں کیں۔ بعد ہونے تقاریر کے ووٹ لئے گئے اور بکثرت رائے قرار پایا کہ ایسی کمیٹی کی ضرورت ہے۔ چند تجاویز کے طے ہونے پر حاضری کا وقت قریب ہوگیا اسواسطے جلسہ برخاست ہوا۔ کار کن کمیٹی قائم ہوگئی ہے جو ایسوسی ایشن کے اغراض کو پورا کرتی ہوگی +

سب نے اکٹھے بیٹھکر (معہ صاحبان یورپین) پریم بھوجن کھایا اور اُس کے بعد کچھہ آرام کرکے ایک اور جلسہ ہوا کہ جو چھوٹی ذات کے لوگ مسیحی جماعت میں شامل ہوتے ہیں اُن کی آئندہ بہتری کے واسطے کیا کرنا چاہئے اِس جلسہ میں پادری فضل سنگھ صاحب اور پادری امام الدین شہباز صاحب اور مسٹر عزیز الحق صاحب نے اپنا اپنا تجربہ بیان کیا جو مدت سے ایسے لوگوں میں کام کرتے ہیں اور آخرش کار بحث و مباحثہ کے بعد قرار پایا کہ اِن کو کسی قسم کی مدد (خوراک وغیرہ) نہ دیجاوے۔ تاکہ دنیاوی غرض سے یہہ لوگ شامل نہ ہوویں کیونکہ بہ نسبت اعلیٰ ذاتوں کے اِنمیں یہہ امتحان ہے۔ اِنکے مقدمات میں اِن کی طرفداری نہیجاوے اسکے بعد جلسہ بھی برخاست ہوگیا۔ ایک امر واسطے اگاہی اُن بھائیوں کے جو اِن لوگوں میں کام کرتے ہیں جتلانا چاہتا ہوں کہ جب یہہ لوگ مسیحی ہوتے ہیں تو بیگار سے انکار کرتے ہیں بلکہ بعض اپنی سادہ لوحی سے صاف کہتے ہیں کہ ہم اسواسطے عیسائی ہوتے ہیں کہ بیگار کا فائدہ ہوگا۔ جو صاحبان اِن کو تعلیم دیتے ہیں وہ دو وجہہ سے اِن کے طرفدار در باب نہ دینے بیگار کے ہوجاتے ہیں اول آزادگی کہ کسی کو اختیار نہیں کہ کسی سے بیگار لیوے اور نہ ناجائز حکومت کرنے کا کسی کو کسی پر اختیار ہے۔ دویم اُس محبت کے سبب جو باہمی رفاقت سے اِنسانوں میں نامعلوم طور پر اثر کرتی ہے۔ اِسی میں (بعض) مسیحی محبت موثر ہوتی ہے ——

اول قسم کے خیالات والوں سے میری التماس ہے کہ وہ خداوند کے اُس نمونہ پر غور کریں جو مچھلی کے پیٹ سے استرنی نکالکر محصول دینے کا ہے وغیرہ۔ کیونکہ رعایا کے ہر فرد بشر پر لازم اور واجب ہے کہ وہ سرکار کو کچھہ دیویں (ڈائرکٹ یا اِن ڈائرکٹ) اب دیکھنا چاہئے کہ یہہ لوگ (خاکروب) گورنمنٹ کو کیا دیتے ہیں (بیگار)۔ پانی لکڑی گھاس وغیرہ فوائد اراضی جس سے حاصل کرتے ہیں جسکا محاصل زمیندار ادا کرتے ہیں پس جو کام حکام گورنمنٹ کا زمیندار و نمبر ہے (بیگار) اُس میں یہہ لوگ زمینداروں کے معاون ہیں اور یہہ معاونت جدید نہیں ہے بلکہ پشت ہا پشت سے چلی آتی ہے اور ایسی مستحکم ہوگئی ہے کہ اگر کوئی اِس سے انحراف کرے تو وہ عدالت اور انتظامی طاقت سے ہرگز کامیاب نہیں ہوگا۔ پس ظاہر اور ثابت ہوا کہ اول قسم کے لوگ ایک فرض اعظم کی انحرافی میں مدد کرتے ہیں جو کلام اللہ کے برخلاف (۱۳ باب رومیوں) ہے۔ دویم قسم والوں سے صرف یہہ کہنا پڑیگا کہ محبت بہت عمدہ ہے (اِس کی وجوہات کی ضرورت نہیں) لیکن بے موقع بعض تنگی میں ہمدردی اور مدد صرف نامناسب ہی نہیں بلکہ ناجائز بھی ہے۔ فوج کو رسد رسانی بہم پہنچانے کے لئے قانون بھی ہے اور حکام کو رسد پہنچانا فرض میں داخل ہوگیا ہے جو طریقہ (کہ مسیحی خاکروب بیگار ترک کرتے جاتے ہیں) جاری ہے اِس سے علاوہ تکلیف سرکار کے درمیان زمینداروں و خاکروب کی سخت عداوت پیدا ہوجاویگی اور عوام کو دیہات میں جو خوف مسیحیوں سے (بباعث لباس حکمران قوم کے) ہے یاد رہے کہ ایکدن بالکل جاتا رہیگا اور اُسوقت یاد کرینگے کہ یہہ بہ نسبت حکومت اور زور اور انحرافی کے محبت اور فرائض کو پورا کرنا اور فرمانبرداری کو اختیار کرنا نہیں بلکہ مدت کی اختیار کی ہوئی کو ترک کرنا بہتر ہے مگر اُسوقت سر نو انہیں قواعد کو جاری کرنا ایسا مشکل ہوجائیگا کہ قریب ناممکن کے ہوگا اسواسطے چاہئے کہ ابھی ہوشیاری اور دانائی سے کام کریں اور وہ یہہ ہے کہ آزادگی میں نامناسب مدد نہ دیجاوے اور محبت کو ایسے طور پر استعمال کریں کہ کلیسیا کی بنیاد پختہ طور پر قائم ہو اور نامناسب طریقے جاری نہوں۔ ایسی محبت (خوراک) مگر ہی جس کے ترک کرنے سے گڑگڑاہٹ پیدا ہوا اور ہم چہ اِن الفاظ کو اُنکے منہہ سے سنیں جو ہم کو مایوس کرنے والے اور ہماری محنتوں کے برباد کرنے والے ہوں۔ گرجا و مدرسہ و قبرستان کے واسطے جگہہ کیونکر ملیگی (یہہ بطور نمونہ ہی ہے) جب ہم مسیحیوں اور خاکروبوں میں عداوت اور دشمنی پیدا کردینگے ابھی ہر جگہہ کچھہ کچھہ ایسا ہو رہا ہے کہ یکلخت اِس کو ترک کردیں اور اِن دونوں فریق میں رشتہ دوستی کو اگر زیادہ نہیں کرسکتے تو سابقہ رشتہ محبت کو کم بھی نکریں کیونکہ اِن دونوں فرقوں کا تعلق ایسا مستحکم ہے کہ اِس کو الگ کرنے سے دونوں فرقوں کی بربادی نہیں تو کمزوری ضرور ہے۔ ایک دوسرے کا انحصار ایک دوسرے کی مدد دونوں کے لئے مفید ہے اسواسطے بہت ہوشیاری درکار ہے کہ جو صاحبان اِن میں کام کرتے ہیں وہ نظر بر امورات بالا دانائی کے ساتھہ اِن میں کام کریں +

راقم۔ سکرٹری۔ کمیٹی

نور افشاں۔ کیا خوب۔ ہمیں تو بہت کچھہ امیدیں اِس کمیٹی سے تھیں۔ مگر اِس روئیداد سے تو کارروائی ایسی ویسی ہی معلوم ہوتی ہے۔ اتنے زور شور کے بعد آخر نتیجہ کیا نکلا۔ مسیحیوں کی بہتری و بہبودی کے لئے کیا تدبیریں سوچی گئیں

اور کونسی بات ظاہر ہوئی۔ اور نہ معلوم کون سی کارکن کمیٹی اِس کام کے سرانجام دینے کو مقرر ہوئی۔ آخر اُس کمیٹی کے ممبروں کا نام تو معلوم ہوتا۔ اور کونسی خاص باتیں اُن کے سوچنے اور تدبیر و فکر کرنے کو پیش کی گئیں۔ اور یہہ بھی افسوس ہے۔ کہ لودیانہ کے چند اشخاص اس کمیٹی کے ممبر تھے۔ اگرچہ وہ بسبب بیماری و کار ضروری کے جا نہیں سکے۔ گرچند باتیں کمیٹی میں پیش کرنے کے لئے سکرٹری صاحب کی خدمت میں ارسال کی گئیں تھیں۔ اُنکا اِس روئیداد میں کہیں ذکر بھی نہیں۔ تو اب ہم اِس کمیٹی کی بابت کیا خیال کریں۔ آخر وہی رائے قائم ہوتی معلوم دیتی ہے جو شروع میں ہمنے کسی پرچہ نورافشاں میں تحریر کی تھی +

اور ہاں جناب سکرٹری صاحب آپ کس قانون سے **بیگار** ہمارے غریب مہتر عیسایوں کے لئے روا رکھتے ہیں۔ گورنمنٹ کا کوئی ایسا قانون نہیں ہے ہمیں جہانتک معلوم ہے گورنمنٹ اس کی مخالف ہے۔ اور ہمنے اکثر دیکھا کہ جب صاحبان یورپین دورے پر جاتے ہیں۔ تو ہر ایک کی فرد دی جاتی ہے۔ اگرچہ اکثر دفعہ اُن غریبوں کو نہیں ملتی۔ کیونکہ سردار اور خانساماں نمبردار وغیرہ کھا جاتے ہیں ہمارے خیال میں جہانتک ہو سکے اِس مصیبت اور بلا کو اُن بیچاروں کے سروں پر سے دور کرنی چاہئے۔ آپ اُلٹا اُنکے لئے اِس کو ضروری اور لازمی قرار دیتے ہیں۔ اِس میں تو کچھ شک نہیں کہ جب یہہ لوگ تعلیم یافتہ ہو جائینگے۔ تو وہ خود بخود اِسکا انتظام کرینگے اسوقت تو ضرور اُنکی امداد اُنکے دینی اُستادوں اور مشنریوں پر واجب ہے۔ ہمیں خیال ہے کہ جب وہ لوگ آپ کی رائے کو سُنینگے۔ تو ضرور بیدل ہو جائینگے۔ اور اغلب ہے۔ کہ اِس بیدلی سے اُن کی آئندہ ترقی رک جاوے۔ جس محنت و کام کی مزدوری ملجاوے۔ وہ بیگار نہیں۔ اِس کے لئے اُن کو مجبور کرنا چاہئے۔ انسداد صرف اِس بات کا ہونا چاہئے جسکے صلے میں اُن کو سوائے بیعزتی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا +

گذشتہ ہفتہ ہمکو ضلع سیالکوٹ سے ہمارے نامہ نگار نے لکھا تھا۔ ایک گاؤں میں کوکوں کی شادی پر جو نارووال کے تھانے سے پولیس گئی۔ تو پولیس نے جبراً اُن مہتر عیسایوں کو پانی بھر کے کام کے لئے بیگار پکڑا۔ کیا ظلم نہیں۔ ہم یہہ نہیں کہتے کہ عیسایوں کو کیوں پکڑا اُنکے بجائے مہتروں جلاہوں یا گولوں کو پکڑنا تھا۔ مگر ہمارا مدعا یہہ ہے کہ اِن سب غریب قوموں سے اِس بیجا تشدد کے دور کرنے کی کوشش کرنی ضرور ہے۔ تاکہ یہہ ظلم دور ہو جاوے +

سکرٹری صاحب آپ ہمیں معاف فرماویں کہ ہم کسیطرح آپ کی رائے سے متفق نہیں ہو سکتے۔ ضرور اِس بُری رسم کے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ +

ذیل کی تحریر سہارنپور سے ہمارے پاس بغرض اندراج نورافشاں پہنچی ہے۔ یہہ ایک شخص مسمی عطاءاللہ کی توبہ کا اقرار ہے۔ ہم خوشی سے اِس کو شائع کرتے ہیں +

عطاءاللہ عیسائی کا اقرار

تحریر آنکہ میں عطاءاللہ خان ولد شاہ نواز خاں جو کہ قریب ڈیڑھ ماہ گذرا سہارنپور کے علم الٰہی کے مدرسہ میں طالب علم تھا اور اُسی شہر میں مسیحی دین سے منحرف ہو کر محمدی دین کو قبول کیا تھا۔ اب میں یہہ اقرار کرتا ہوں کہ مسیح کی انکار کرنی اور محمدی دین قبول کرنے سے میں نے بڑا بھاری گناہ اور خطا کیا میں نے اُس خداوند کا گناہ اور اُس کو رنجیدہ کیا جسنے مجکو پیار کیا اور اپنے لہو سے مجکو مول لیا۔ میں نے اُسکے بیش قیمت خون کو پامال کیا۔ اور گویا کہ اُس کو دوبارہ صلیب پر کھینچکے ذلیل کیا۔ اور سچائی کے ساتھ میں اقرار کرتا ہوں کہ یہہ نامناسب کام محض غصہ اور رنج کے سبب کیا نہ کہ محض محمدی دین کو سچ جانکر قبول کیا تھا۔ خیر کیسا ہی سبب کیوں نہ ہو مجکو یہہ کام کرنا نہ چاہئے تھا۔ اب میں اِس بڑے گناہ سے جو بیان سے باہر ہے افسوس اور نہایت پچھتاتا ہوں اور پھر دوبارہ خداوند مسیح کے قدم کو پکڑتا ہوں اور اُسسے یہہ دعا کرتا ہوں کہ میرے اِس بھاری گناہ کو بخش دیوے اور مجھ نالائق کو ایسی طاقت دیوے کہ ایسا گناہ پھر مجھ سے سرزد نہو سکے اور میں مسیح کی کلیسیا سے بھی معافی مانگتا ہوں فقط

بقلم خود عطاءاللہ خاں۔ مورخہ ۲۸۔ جون [illegible]

گواہ شد سندیخان۔ گواہ شد نظام الدین۔

منقولات

خواب سکندر اور حاجی گربہ

بٹالہ کے ایک مشہور مولوی صاحب بنام سکندر المعروف قدرت اللہ جو کہ قریب عرصہ بارہ سال سے عیسائی تھے ۱۹ تاریخ جون کو مشرف باسلام ہو گئے ہیں اور مولویصاحب موصوف مذہب اسلام کیطرف رجوع لانے کا سبب یوں بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ مجھے کہتا ہے کہ تمنے مذہب اسلام کو رد کیا اور عیسائی ہو گئے جس کی سزا تم کو بار بار دیجئی چنانچہ پہلے تمہارا ایک لڑکا اُٹھا لیا گیا۔ اور اب ایک لڑکی بھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ تمسے لے لی گئی۔ اور اب بھی حق سے روگردان رہے تو تمہارا بڑا لڑکا بھی تمسے لے لیا جائیگا اِس میں کچھ شک نہیں ہے کہ مولویصاحب جب سے عیسائی ہوئے اُنکے ہاں صرف ایکہی لڑکا ہوا جو گذر گیا۔ اور عیسائی ہونے سے پیشتر جو لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ وہ تعلیم پا کر اپنے خاندان میں محبوبہ ہو گئی تھی۔ وہ بھی تھوڑا عرصہ ہوا رحلت کر گئی۔ لیکن اِن واقعات کا باعث تبدیل مذہب قرار دینا مولویصاحب کا خیال نہیں تھا۔ اور نہ ہو سکتا تھا۔ کیونکہ بہتیرے محمدیوں پر ایسے حادثے پڑتے ہیں۔ اور بعض ایسے عیسائی بھی ہیں جو محمدی مذہب کو رد کر کے عیسائی ہوئے۔ تو بھی اُن کی اولاد صحیح و سلامت رہی اور اگر کوئی آدمی مولویصاحب سے اِن حوادث کا باعث تبدیل مذہب بیان کرتا۔ تو وہ کبھی یقین نکرتے لیکن جب فرشتہ

نے ایسا کہا تو وہ کیونکر یقین کرتے سوائے دھوکے کے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ فرشتے غلط کہتے ہیں البتہ سارے دیندار و خدا پرست یہہ کہینگے کہ ضرور پاک فرشتے دھوکھا نہیں دیتے لیکن شیطانی فرشتے دھوکھا دیتے ہیں۔ اور یہہ بھی یقین کرتے ہیں کہ سارے خواب درست نہیں ہوا کرتے۔ اس سے ہمارا ہرگز یہہ مطلب نہیں ہے کہ مولویصاحب کو خواب میں شیطان نظر آیا تھا۔ ہم تو مولویصاحب کو اچھی طرح سے جانتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ اُنہوں نے کہا ہے وہ دیدہ و دانستہ جھوٹ نہیں کہا۔ البتہ یہہ بشارت نہ تو شیطان کی اور نہ جبرائیل کی تھی۔ بلکہ اُس فرشتے کی تھی جو انکا "ہمدم و ہمراز" اور ہمدم خواب ہے تھا۔ کیونکہ اسی فرشتے کی زبان سے مولویصاحب کے خواب دیکھنے سے پیشتر بارہا یہی عبارت سُنتے رہے ہیں +

ہم اُمید کرتے ہیں کہ مولویصاحب کے پھر محمدی ہونیکے سبب سے عیسائی اور محمدی انکو غیر معتبر نہ سمجھینگے۔ کیونکہ مولوی صاحب نے ابھی پورے تین بار بھی عیسائی اور محمدی مذہب میں تبدیلی نہیں کی۔ بلکہ صرف دو ہی بار محمدی سے عیسائی اور عیسائی سے محمدی ہوئے ہیں۔ یعنے (۱) جب یہ عیسائی اور ایمان میں بہت کمزور تھے اُسوقت شیخ سکندر خان صاحب مولوی کا ہاتھ پکڑ کر مسجد میں لیگئے۔ اور داخل اسلام کیا۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد پادری عثمن صاحب انکا ہاتھ پکڑ کر لیگئے۔ ہم کو یقین ہے کہ اگر سکندر خان صاحب اِن کو دولت کی رسی سے کھینچکر مسجد میں نہ لیجاتے تو وہ ہرگز محمدی نہ ہوتے۔ اور اگر پادری عثمن صاحب انکا ہاتھ پکڑ کر واپس نہ لاتے تو کبھی عیسائی نہ ہوتے (۲) جس وقت مولوی صاحب کا چھوٹا بیٹا فوت ہو گیا تو اُسوقت بھی مولوی صاحب کے محمدی ہونے کا سامان ہو چکا تھا اور لڑکے کو محمدی طور پر دفن کرنے کے لئے تیار تھے کہ پادری صاحب پہنچ گئے اور خیر گذری (۳) اب آپنے تیسری بار زور شور سے محمدی مذہب کو قبول فرمایا ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی رعب داب والا پادری صاحب نہیں پہنچا +

فی الحقیقت مولوی صاحب بہت ہی لحاظدار آدمی ہیں بلکہ ایسے لحاظدار آدمی بلعموم بہت ہی کم پائے جاتے ہیں صرف ایکہی عورت کی بابت سُنا ہے جسکے لحاظ کی یہہ کیفیت ہے کہ وہ بیٹکو تھی اور ایک دو دفعہ کسی فعل بد میں پکڑی گئی۔ ساس کچھ نصیحت کرنے لگی اسنے جواب دیا کہ ماں میں تو خوب جانتی ہوں کہ یہہ کبیرہ گناہ ہے اور اِس سے سارے خاندان کی عزت و حرمت خاک میں ملجاتی ہے۔ لیکن کروں تو کروں کیا جب کوئی معزز آدمی میرا ہاتھ پکڑ لیتا ہے تو میں انکار نہیں کر سکتی۔ مولوی صاحب بھی نہیں چاہتے کہ ایک دفعہ محمدی اور دوسری دفعہ عیسائی ہو دیں پر کریں کیا جب کوئی معزز محمدی ان کا ہاتھ پکڑتا ہے تو محمدی ہونے سے انکار نہیں کرتے۔ اور جب کوئی رعب داب والا پادری اِن کو پکڑ لیتا ہے تو وہ عیسائی ہونے سے منہہ نہیں پھیرتے +

ہم اُمید کرتے ہیں کہ کوئی عیسائی صاحب ہمارے اِس مضمون کو دیکھکر مولویصاحب سے نا اُمید نہو جاویگا۔ اور اگر وہ عیسائی ہو جاویں تو کوئی محمد لیصاحب اُن سے نا اُمید نہوویں کیونکہ مولویصاحب ابھی کچھ عمر رسیدہ نہیں ہو گئے۔ اور اِس عرصہ میں ۲½ دفعہ جیسا اوپر ذکر ہوا ہیر پھیر کر چکے ہیں اگر اُن کی عمر نے وفا کیا تو تعجب نہیں کہ ۲½ درجنوں ایسی ایسی مہربانیوں کو ہمارے عیسائی اور محمدی بھائیوں سے دریغ نکرینگے لیکن یہہ کام صرف مولوی صاحب پر موقوف نہیں ہے۔ عیسائیوں اور محمدیوں پر بھی بہت کچھ موقوف ہے اُنکا رویہ مولویصاحب کا ایمان ہے جیسے کہ ناچ تال پر موقوف ہے۔ مولوی صاحب کا مذہب تبدیل کرنا چندہ پر منحصر ہے۔ +

الہٰ اقم فیلکوس

(از ریفارمر)

امیر کابل کی شامت

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ روز افزون خوفناک بغاوت ملک سے تنگ آکر امیر کابل نے سرور بار انگریزی کمیشن کی نسبت کیا کہا تھا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ انگریز اور روسی تو دل سے ایک نکلے۔ انگریزی کمیشن نے بجائے دور رکھنے کے روسیوں کو داخل افغانستان ہونیکی ترغیب دی۔ افسوس کہ وہی کمیشن تمام فساد کی جڑ نکلی جو کہ رفع فساد کے لئے قایم اور روانہ کی گئی تھی + گورنمنٹ کے طرفدار ولکو امیر صاحب کی اِس حرکت پر سخت تعجب ہے کہ اِن کو کیا ہو گیا۔ یہہ غلطی تو محض اپنی اور الزام گورنمنٹ پر تھوپنے لگے ہیں کہیں اُنکی نیت تو نہیں بگڑ گئی کہ ایسے ٹیڑھے اور اُلٹے خیال ظاہر کرنے لگے ہیں۔ بغاوت موجودہ کا باعث امیر صاحب کچھ ہی سمجھیں لیکن عام رائے تو یہہ ہے کہ سب انکی اپنی ظالمانہ اور بیرحمانہ حرکات کا نتیجہ ہے۔ کہتے ہیں کہ امیر نے جو سلوک اپنی رعایا کے ساتھ کیا ہے بہت ہی زبون اور خراب ہے۔ اُنہوں نے محض خود غرضی اور کینہ جوئی کیوجہ سے اپنی لوگوں میں نفرت پھیلائی۔ وہ تشنہ خون اور لالچی ظالم ہے۔ اُس کی سزائیں خطرناک ہیں جو اُسکے پیشرؤں سے سختی اور تشدد میں کہیں بڑھکر ہیں اُنہوں نے جس کو مخالف سمجھا مروا ڈالا اور خیال کیا کہ اب کوئی شخص اُنکے ساتھ دشمنی کرنے کو باقی نہیں ہا مگر کوہستانی ملک کی وجہ سے کئی دشمن امیر کے دست تظلم سے دور رہے۔ علاوہ اِزیں جب امیر جمی نے رعایا سے روپیہ بطور ٹیکس وصول کیا اُسنے ہی سہی عزت بھی نفرت میں بدل ڈالی اور بغاوت کا سلسلہ شروع ہوا۔ ظاہر ہے کہ اگر کسی قوم نے غلبہ پایا تو امیر نیز نہ بچیگا۔ رعایا میں امیر کا ظلم اسقدر مشہور ہوا ہے کہ اگر کہیں ملا لوگ امیر کی عایت میں وعظ کریں تو لوگ فوراً منہہ پھیر لیتے ہیں اور جواب میں یہہ کہتے ہیں کہ وہ دغاباز شرا خوا نخوا ظالم اور جابر ہے ہم کبھی اِس کی تابعداری نہیں کرینگے اور ضرور اُسکے خلاف ہتھیار اُٹھاوینگے + عام رسالہ گورومت پرکاش کی رائے ہے کہ وہ آریہ سماجیوں کا جو فرقہ ہے یہہ بھی اُنہیں بت پرستوں میں شامل ہے۔ کیونکہ جو کچھ اُن کی کوشش ہے وہ محض جسمانی ترقی کے سامان اکٹھے کرنے کے لئے ہے" +

خبریں

بابو امجندر بوس صاحب فرماتے ہیں کہ بے علم اور چھوٹے درجے کے آدمیوں کو کلیسیا کی پاسٹری کا عہدہ نہ دینا چاہئے۔ **پادری** لیوی جنوبر صاحب شہید کے (یہہ صاحب اودہ میں ایک کالیہ سے شہید ہوئے تھے) فرزند پادری روڈ نے جنوبر صاحب ہندوستان میں تشریف لانے والے ہیں۔ **نورتھ** انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی نے ارادہ کیا ہے کہ آیندہ ہندوستان کے لئے مسیح اور اُس کے حواریوں کی تصویریں سالوں میں نہ ہوا کرینگی۔ **امریکہ** پریسبٹیرین بورڈ نے لاہور کالج کی تعمیر کے لئے ۹ ہزار روپیہ دیا ہے۔ **بمبئی** میں ایک پارسی کے ۹ ہزار کے جواہرات چوری گئے۔ **ولی** عہد روس کی ولی عہد انگلستان کی بیٹی سے نسبت ہونے والی ہے۔ **چین** کے اُن ہنگرو دیوالیوں کو جنہوں نے بنک کا دیوالہ نکالا۔ لوگوں نے جان سے مار ڈالا۔ جو باقی بچے گورنمنٹ نے پھانسی دی۔ **بریلی** میں دو پولیس کے سپاہیوں کو ایک سپاہی نے لفظی تکرار پر جان سے مار دیا۔ **مدراس** میں ایک دمدار ستارہ دکھائی دیا۔ **مسٹر** لارینٹ ابھی تک زیر مواخذہ ہیں۔ **وزیر** ہند سیالکوٹ نے تعلیم نسواں پر حالات موجودہ کے مطابق عمدہ آرٹیکل لکھا۔ **مسٹر** گلیڈسٹون نے ایک لاکھ حاضرین کے روبرو ویلز میں اسپیچ دی۔ یہہ سب لبرل تھے۔ **روسی** اخبارات انگلستان کو اگر وہ روس کے پروگریم وسط ایشیا میں مداخلت کریگا دھمکی دیتے ہیں۔ **ریاست** فریدکوٹ میں ہنوز سعید جوبلی کو ۱۰ پرشاد تقسیم کیا گیا۔ **علاقہ** ڈیرہ غازیخاں میں ایک نالہ کے اندر بجلی گرنے سے تین جانیں ضائع ہوئیں۔ بجلی کی گرمی کے باعث ۲ گھنٹہ نالہ کا پانی اُبلتا رہا۔ **ڈیرہ** غازیخاں کی سلف گورنمنٹ مرض نفاق میں مبتلا ہے۔ **شملہ** میں خوب بارش ہو رہی ہے۔ **میواڑ** میں ہیضہ ہے۔ **راجپوتانہ** میں جہان کی عام و اعلیٰ تواضع افیون ہے۔ **امرتسر** سے مسیحی مسافرخانہ کا اڈا ٹوٹ گیا کیونکہ بابو فیلبوس صاحب امرتسر چھوڑ کر کلارک آباد تشریف لے گئے ہیں۔ **کوہ مری** کا تعمیر جلکر خاک ہوگیا۔ **برہما** افواج سے خالی ہو رہا ہے۔ **امیر** کے ظلم سے قوم شنواری اپنے قصبوں کو ویران چھوڑ کے چلے جاتے ہیں۔ **ایک** بنگالی عورت نے مرتے وقت پچاس روپیہ دان برہمو سماج کلکتہ کو دیا۔ **بابو** کیشب چندر سین صاحب مرحوم کی صاحبزادی مہارانی کوچ بہار کو حضور قیصر ہند نے کرون آف انڈیا کا خطاب عطا فرمایا۔ **ایک** دیانندی سنیاسی نے فیروزپور یتیم خانہ کی لڑکی سے شادی کی۔ **علاقہ** سلیمان جبل میں امیر کی فوج نے غاریوں کو سخت شکست دی۔ **دراَ بیونگھ** (لاہور) میں ہیضہ پھوٹ نکلا۔ **روسیوں** نے کرک اور کنگن پر قبضہ کر لیا۔ **افغانستان** میں روسیوں کی خریداری کے سبب غلہ گراں ہوتا جاتا ہے۔ **کوئٹہ** کی طرف سرکاری افواج کو جانے کا حکم ہوگیا۔ **روسی** خولجہ صالح میں پہنچ گئے۔ **امیر** کابل کہتا ہے کہ ان تمام روسی آفتوں کی ذمہ وار انگلش حد بندی کمیشن ہے۔ **دلیپ سنگھ** کے ساتھ ایک نوجوان انگلش لیڈی اور کوئی ارور سنگھ نامی سکھ ہے۔ **۲۵** جولائی کے امتحان میں شامل ہونے کے لئے ناکامیاب امیدواران ایف اے کی عرضی یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ جلسہ نے نامنظور کی۔ **برہما** سنیٹ سیوے کا ایک گارڈ اپنی ڈیوٹی کے وقت نشے کی حالت میں پکڑا گیا۔ چھ ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔ **ملک** کنعان میں اسوقت صرف ۲ سو سامری رہ گئے ہیں۔ **فارموسا** کے مسیحیوں نے اپنی طرف سے ایک پلٹن ایک جزیرہ میں بھیجنے کی تجویز کی۔ **حضور** قیصر ہند نے ونڈسر کے غربا کو بروز جوبلی ایک ہزار عمدہ ٹکڑے بیف کے اور ۲ ہزار دو سو من کوئلہ تقسیم کیا۔ **زار** روس نے اُن مسافروں کے پروانوں پر جو اُسکے ملک سے باہر جاتے ہیں اُنکے قیام کے مطابق محصول جاری کیا ہے۔ **چونکہ** مسٹر لارینٹ اپنے کرتوتی مقدمات میں گرفتار ہو گئے۔ وہ مخبروں پر نالش کرنا چاہتے تھے۔ مگر اجازت نہ ملی۔ **ہرات** والے ابھی روس کا خیر مقدم کر رہے ہیں۔ **میدان** جنگ میں جانے والی فوجوں میں سائیس گراسکٹ خانساماں وغیرہ کی تخفیف ہوئی ہے۔ **امیر** نے سپہسالار افضل خان کو چترال پر چڑھائی کا حکم دیا ہے۔ **دلیپ سنگھ** کی روسیوں میں خوب آؤ بھگت ہے۔ **امیر** کی امداد کے لئے ۱۵ ہزار فوج روانہ کیجائیگی۔ **قلعہ** ہرات میں تین مہینے کی رسد اتنی فوج کے لئے جمع ہو گئی ہے۔ **فرانس** میں طریقہ نکلا سمندر میں جانوروں کی عکسی تصویر اُترائے۔ **روس** نے لندن ٹائمز کے خاص نامہ نگار کو وسط ایشیا جانے سے روک دیا۔ **روسی** فوج کا ہر ایک قدم آگے ہی بڑھتا آتا ہے۔ **ملک** شیر بہادر خان مسفت کا فرزند اپنے باپ کے قتل کا سبب اُس کی بدچلنی بتاتا ہے۔ **کشمیری** پنڈتوں کی دھرم سبھا لکھنؤ پنڈت بشن نرائن بیرسٹر کے مخالف ہو رہی ہے۔ **دھرم سالہ** میں ایک گورے نے جرمانہ کی شرمندگی کے باعث خودکشی کی۔ **فرزند** دلیپ سنگھ بنام پرنس البرٹ وکٹر دلیپ سنگھ کو حضور قیصر ہند نے دھرم بیٹا قرار دیا۔ **بروز جوبلی** لندن میں ایک ایک کمرہ کا چند گھنٹوں کے لئے تین تین ہزار روپیہ کرایہ دینا پڑا۔ **سوڈانی** مفسدوں نے ایک گاؤں کے ۳۰ مکان جلا دیئے۔ **احمدنگر** بھاسنی بانده میں سخت ہیضہ ہے۔ **اسوقت** ملک کی آنکھیں معاملات سرحد پر لگ رہی ہیں۔ **کنیڈا** سے فوج کے لئے ۱ ہزار گھوڑے انگلینڈ نے خرید کئے۔ **انگریزی** اخبارات لکھتے ہیں کہ دلیپ سنگھ کے مقابل اُس کا بیٹا بھیجا جائیگا۔ **ہوشیارپور** کے پادری کے سی چیٹرجی صاحب نے نیویارک (امریکہ) میں انڈیا مشن پر لیکچر دیا +

اجمیر

بتاریخ ۲۱ ماہ جون ایک لڑکا جسکی عمر تخمیناً ۱۲ برس کی

عمر تخمیناً ۱۳ برس کی تھی تالاب ناسگر میں تیرنے کو گیا۔ جب پانی میں اترا تو لوگ چلا اٹھے کہ "گوائی "" گوائی " لیکن لڑکے نے اسکا کچھ خیال نکیا۔ جیسے ہی لڑکے نے غوطہ لیا ویسے ہی گھڑیال نے اسکا پیچھا کیا۔ لڑکے نے ہوشیاری کے ساتھ اسکا سر بڑی مضبوطی سے پکڑا لیکن گھڑیال نے اپنی دم اسکے پیر پر زور سے ماری جس سے کہ کھال سر کھوپڑی سے علیحدہ ہو گئی اور لڑکا بیہوش ہوگیا اور دونوں ہاتھ اسکے چھٹ گئے پھر گھڑیال نے اسکا بایاں ہاتھ پکڑا جس سے کہ کونی اس کی شکست ہوئی اور ایک زخم کلائی پر آیا۔ اتنے ہی میں ۱۴ آدمی پہنچے اور لڑکے کو گھڑیال سے چھوڑایا۔ اور پھر وہاں سے شفاخانہ کو لیگئے جہاں کہ دوسرے دن فوت ہوگیا +

الکپ تراوت المفتر

صاحب اخبار عام نے ۳۰ جون کے پرچہ میں ایک بے سروپا گپ ہانکی ہے۔ کیا لکھتے ہیں کہ "بٹالہ (گورداسپور) میں ایک قدرت اللہ صاحب وہاں کے مشن سکول کے مدرس تھے۔ معہ عیال و اطفال کے مسلمان ہوگئے۔ عیسائیوں نے بہت شور و غل ہجوم کیا۔ فساد کا خوف تھا۔ جو پولیس نے وقت پر آ کر روکا پادری کارفسیڈ صاحب نے مولوی صاحب کو بہت سمجھایا۔ اور انکا چالیس روپیہ ماہوار سے ایک سو روپیہ دینے کا وعدہ کیا۔ کہ دین اسلام اختیار نکریں مگر نہ مانا۔ +

لشب پانچسٹر نے ایک سو تقریر بیان کیا کہ سنہ ۱۸۰۱ء میں انگلستان کی آبادی ۹۰ لاکھ تھی۔ پر حال میں اسکی آبادی ۲ کروڑ ۷۰ لاکھ ہے ۸۶ برس کے عرصہ میں تین گنا لوگ بڑھگئے۔ اگر یہی حال ترقی کا رہا۔ تو اور ۸۶ برس کے بعد صرف انگلستان کی آبادی ۷ کروڑ ۳۰ لاکھ تک پہنچ جائیگی +

اتھوپیا (حبش) میں ۱۲ لاکھ آدمی ہیں۔ جنکے

پاس پرانے عہدنامہ کا ٹھیک ترجمہ موجود ہے۔ اور یہ لوگ رسوم اور شرع موسوی کے بڑے سخت پابند ہیں۔ یہہ ان یہودیوں کی اولاد میں سے ہیں جو کہ عام پراگندگی کے ایام میں حبش میں آکر آباد ہوئے۔ اور یہاں کے دیسی لوگوں میں نسبتیں درشتائیں کیں +

م ۔ م

معما حل طلب

سر عین در عین و بدم لعین
دے گر بہاں باشد آن عین عین

سوال تاریخ حل طلب

طائفہ ارباب نشاط کا ابتدا کیونکر اور کس زمانہ میں ہوا +

ر اقمتان

کرتا رام و بیر و رام و نگا رام متعلمان مدرسہ موضع ضلع انبالہ

سرکاری خبریں موصول مطبع

جب آر ۔ آئی ۔ سنگ ہبنڈ صاحب بہادر گوڑگانوں سے واپس آوینگے تو ایچ ۔ سی ۔ کلس صاحب بہادر قائمقام جونیر سکرٹری صاحب فنانشل کمشنر بہادر کو ۲ ماہ کی عاشی رخصت سے مستفید ہونے کی اجازت عطا ہوگی +

گوشوارہ ذیل سے نتائج امتحان صاحبان اسسٹنٹ و اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنران جو اپریل گذشتہ میں بمقام لودھیانہ منعقد ہوا تھا ظاہر ہوتے ہیں +

نام	شق (اے) قانون حدود دیوانی	شق (بی) قانون مال	شق (سی) خزانہ و حساب	شق (ڈی) زبان
اسسٹنٹ کمشنر				
قاضی محمد اسلم خان سی ایم جی ۔ اسسٹنٹ کمشنر	اعلیٰ درجہ	اعلیٰ درجہ	ادنیٰ درجہ	—

نام	شق (اے) قانون حدود دیوانی	شق (بی) قانون مال	شق (سی)	شق (ڈی)
اسسٹنٹ کمشنران				
ا۔ ولیم صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر	اعلیٰ درجہ تعریف کے ساتھ	اعلیٰ درجہ	ادنیٰ درجہ	[illegible]
ایچ ۔ ڈبلیو ۔ صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر	//	//	//	//
ای ۔ ڈی ۔ میکلیگن صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر	//	//	//	//
ڈبلیو چوچی صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر	تعریف کے ساتھ			—
لفٹننٹ ای انگلس صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر	اعلیٰ درجہ	اعلیٰ درجہ	—	—
ڈی ۔ سی ۔ گریر صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر	ادنیٰ درجہ	—	—	ادنیٰ درجہ
ایچ ۔ سکاٹ سمتھ صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر	//	—	—	//
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنران				
لالہ بھگوانداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	اعلیٰ درجہ	—	—	—
پنڈت جانکی پرشاد صاحب قائمقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	—	اعلیٰ درجہ	—	—
لالہ حضرت صاحب قائمقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ڈیرہ غازیخاں	اعلیٰ درجہ تعریف کے ساتھ	—	—	—
خان بہادر خان صاحب قائمقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	—	ادنیٰ درجہ	—	—

روئداد اجلاس خاص منیوسپل کمیٹی لودیانہ منعقدہ ۱۶ ۔ دسمبر ۱۸۸۹ء

ترجمہ قواعد کمیٹی ہائے ضلع فیروزپور

اشتہار

ا ۔ ہر ماہ میں کم از کم ایک مرتبہ جلسہ کمشنران اسے مقام پر منعقد ہوا کریگا جو کمیٹی وقتاً فوقتاً مقرر کیا کریگی +

۲ ۔ اطلاع انعقاد جلسہ معمولی کم از کم ۴۸ گھنٹہ جلسہ خاص کم از کم ۲۴ گھنٹہ

قبل از انعقاد جلسہ دی جایا کریگی اور بطریق اطلاعیابی یہ ہوگا کہ یا تو ممبران کو نوٹس بذات خود دی جایا کریگی یا اُن کے مکان سکونتی پر پہنچائی جایا کریگی

۳-تعداد جو کاروائی کرنے کے لئے ضروری ہوگی وہ ایک ثلث تعداد ممبران سے کم نہوگی +

۴-جلسہ میں صرف اُنہیں مضامین میں بحث ہوگا جو اُس نوٹس میں جو کسی جلسہ کی بابت جاری ہوا مشتہر ہوچکے ہونگے لیکن اگر صاحب میر مجلس چاہیں تو اور مضامین میں بھی بحث ہوسکتی ہے مگر یہ بحث بعد ختم ہونے بحث مضامین مشتہرہ نوٹس مذکورہ کے ہوسکیگا - اور جملہ کاغذات لائق پیشی کمیٹی قبل از پیش ہونیکے دستخط صاحب میر مجلس یا صاحب سکرٹری یا کسی تین ممبر صاحبان کا ثبت ہوا کریگا +

۵-اگر کثرت رائے دو حصہ کلو برابر ہو تو مضامین میں حسب ترتیب مندرجہ نوٹس سلسلہ وار بحث ہوگا اور اگر کسی معاملہ میں نظر ثانی یا غور مزید کی ضرورت ہو تو کثرت رائے دو ثلث تعداد ممبران کے بحث ہوسکیگا +

۶-اگر ایک سے زیادہ ممبران کمیٹی سے ایک ہی وقت میں مخاطب ہونا چاہیں تو صاحب میر مجلس انکے خطاب کی تقدیم و تاخیر کی نسبت حکم دینگے یعنے جن صاحب کو صاحب میر مجلس اجازت دینگے وہی صاحب اول گفتگو کرینگے

۷-اگر صاحب سکرٹری میونسپل کمیٹی کے ممبر نہوں تو کمیٹی میں مخاطب ہونیکے مجاز نہونگے - لیکن اگر صاحب میر مجلس کسی امر کے بیان کرنے کے لئے اجازت دیں - تو کمیٹی میں بیان کرسکتے ہیں +

۸-ترتیب بحث میں فیصلہ صاحب میر مجلس قطعی ہوگا الا اُس صورت میں کہ صاحب میر مجلس کے حکم کا مرافعہ ہو اور بصورت مرافعہ ہونے کے کثرت رائے سے فیصلہ ہوگا -

۹-جملہ نوٹس ہائے نسبت انعقاد جلسہ ہائے بدستخط صاحب پریزیڈنٹ اور اُن کی عدم حاضری میں بدستخط صاحب وائس پریزیڈنٹ جاری ہوا کرینگے - اور اطلاعیابی صاحب سکرٹری کرا دینگے +

۱۰-اگر واسطے کمیٹی کام کی تعمیل کے لئے کوئی سب کمیٹی مقرر ہو تو وہ جملہ اُن احکام کی تعمیل کی ذمہ دار ہوگی جو جنرل کمیٹی بنام اُس کے اس صیغہ میں جاری کرے +

۱۱-ایک خاص ممبر کو کمیٹی حکم کی تعمیل کے لئے مقرر کرسکتی ہے - اور بعد جاری ہونے اُس حکم کے ممبر مذکور ابتدائی تعمیل حکم مذکور کے نسبت ذمہ وار سمجھا جائیگا +

۱۲-صاحب سکرٹری ہر مہینے بل تنخواہ عملہ منظور شدہ مرتب کیا کرینگے اور بل ہائے مذکور بر تنخواہ بذریعہ چک ہائے دستخط شدہ حسب قواعد گورنمنٹ جو اس بارے میں جاری ہوچکی ہیں برآمد ہوا کرینگے اور چک ہائے مذکور کو بنام صاحب سکرٹری جاری ہوا کریگی اور صاحب سکرٹری ہی تنخواہ کو تقسیم کیا کرینگے قبض الوصول کو مرتب کئے جایا کرینگے اور کوئی تنخواہ خرچ میں نہ پڑا کریگی الا اُس صورت میں کہ ماہ گذشتہ کے قبض الوصول مکمل ہوکر داخل دفتر ہوچکے ہوں +

۱۳-جملہ رسید ہائے بابت زر صاحب سکرٹری دیا کرینگے -

۱۴-جملہ تقررات مبلغ صہ روپیہ ماہوار تک صاحب پریزیڈنٹ کے اختیار سے ہوا کرینگے اور جملہ تقررات جنکی تنخواہ مبلغ صہ روپیہ سے زیادہ ہوا کریگی باختیار جنرل کمیٹی ہونگے +

(الف) خدمات افسران و ملازمان کی نسبت جنرل کمیٹی سے تصفیہ ہوا کریگا -

(ب) صاحب پریزیڈنٹ جس افسر یا ملازم کو چاہیں رخصت ایک ہفتہ تک باختیار خود دے سکا کرینگے اور بصورت رخصت زائد از یک ہفتہ کے منظوری جنرل کمیٹی کی ضرورت ہوا کریگی +

(ج) صاحب پریزیڈنٹ کو اختیار ہوگا کہ کسی افسر یا ملازم کو بوجہ بدچلنی یا غفلت کار سرکار کے معطل کریں مگر جلسہ آئندہ کمیٹی میں رپورٹ کرنی ضرور ہوگی اور وہاں سے ملازم کی موقوفی یا بحالی کا نسبت فیصلہ ہوگا -

(د) کوئی افسر یا ملازم بلا حکم جنرل کمیٹی کے موقوف نکیا جاویگا

۱۵-صاحب وائس پریزیڈنٹ عموماً تین سال تک عہدہ پر رہینگے

لودیانہ

ایک شخص مسمی کمال ولد فندہ باشندہ لودیانہ پیشگاہ مسٹر جی-ای-ڈیکفیلڈ صاحب بہادر سے سات سال کے لئے قید ہوگیا تھا - اپیل پر ایک سال معاف ہوکر چھ سال قائم رہی - غلطی اندراج رجسٹر جیلخانہ کے باعث ایک سال بجائے چھ سال معاف متصور ہوکر بلا فروری تقریب جیوبلی قبل از انقضائے میعاد ایک سال کے رہا ہوگیا چونکہ اب وہی شخص ایک اور جرم میں ماخوذ ہوا - اُس کے سابقہ جرم و سزایابی دیکھنے کے وقت معلوم ہوا کہ وہ شخص پانچ سال قبل از میعاد مقررہ رہا ہوگیا - وارنٹ و تیم جو تلاش سے دستیاب ہوا - اُس کے حصہ انگریزی میں صاف مرقوم ہے کہ بمعافی یکسال چھ سال سزا قائم ہے - مگر حصہ فارسی میں (۱) سال سزا کا قائم رہنا درج ہے - اور یہ (۱) سال مشکوک ہے - اِس لئے پیشگاہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے بذریعہ دکار بخدمت صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل لکھا گیا ہے کہ بعد تحقیقات رپورٹ کریں اور مجرم نامبردہ پانچسال کے لئے پہلے جرم میں اور چھ سال کے لئے حال کے جرم میں سزایاب ہوگیا ہے +

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا امتحان کے لئے جانا ملتوی ہوگیا ہے +

نقل نویسان تخفیف شدہ کی اپیل محکمہ کمشنری سے نامنظور ہوئی +

مسٹر وار برٹن صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر نے جو سپاہی پولیس لودیانہ سے منتخب کئے تھے روانہ امرتسر ہوگئے +

کثرت ارجاع مقدمات ازادی لگان نے نہ صرف رائے درگا پرشاد صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کو تنگ کر رکھا ہے - بلکہ خود رعایا کے لئے بھی تکلیف ہے حکام والا کی توجہ درکار ہے -

تشخیص انکم ٹکس لودیانہ ختم ہوگئی - منشی عابد حسین صاحب تحصیلدار اب جگرانوں تشریف لے گئے ہیں +

بارش ابھی تک نہیں ہوئی - دو تین روز ابر محیط رہا - ہوا میں قدرے خنکی ہے - بارش کی سخت ضرورت ہے - خدا رحم کرے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی - بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا